روزنامہ الفضل قادیان —— ۱۵ رمضان ۱۳۶۰ھ

ہوائی حملوں سے بچاؤ کی مشق کے متعلق ضروری امور

حکومتِ ہند نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ہوائی حملوں کی دہشت کو دور کرنے (اگر خدانخواستہ کبھی ہوں) اور ان سے بچاؤ کی مشق کے سلسلہ میں جو ناردرن کمانڈ کے رقبہ میں کی جائے گی۔ ۷۔ اکتوبر کی رات سے ۱۴۔ اکتوبر کی صبح تک سارے رقبہ میں روشنی کے متعلق پابندیاں عائد کی جائیں۔ اگرچہ مکمل بلیک آؤٹ یعنی اندھیرا رکھنے کی کوشش نہیں کی جائے گی۔ جیسا کہ سلطنت متحدہ میں کیا جاتا ہے۔ تاہم تمام بیرونی روشنیاں جن میں بازاروں کے لیمپ بھی شامل ہیں۔ بجھی رہیں گی۔ اور تمام اندرونی روشنیاں اس طرح رکھی جائیں گی۔ کہ ان کی شعاعیں باہر سے نظر نہ آئیں۔

تمام لوگوں سے توقع کی جاتی ہے۔ کہ وہ اس مشق کو کامیاب بنانے کے لئے ایسا انتظام کریں گے۔ کہ بالواسطہ یا بلاواسطہ طور پر روشنی کی کوئی شعاع باہر سے نظر نہ آنے پائے۔ اور اس بات کی صرف توقع ہی نہیں کی جائے گی۔ بلکہ اس کی خلاف ورزی کرنے والے مستوجب سزا بھی سمجھے جائیں گے۔

پنجاب میں کمشنروں کو اس بات کے اختیارات دیئے گئے ہیں۔ کہ وہ حکومت ہند کی طرف سے جاری کردہ عام ہدایات کے مطابق اپنی ڈویژنوں میں روشنی پر پابندیاں عائد کرنے کے متعلق احکام صادر کریں۔ ان احکام میں سڑکوں پر آمدورفت کے متعلق مفصّل ہدایات بھی شامل ہیں۔ اور مندرجہ ذیل امور خاص توجہ کے مستحق ہیں:۔

۱۔ مشق کے ایام میں تمام غیر ضروری آمدورفت سے اجتناب کرنا چاہیئے۔

۲۔ بائیسکلوں کی نشین کے عقب میں ایک سفید سطح ہونی چاہیئے۔ جو بارہ مربع انچ سے کم نہ ہو۔ لیمپ ڈھانپ کر رکھے جائیں۔

۳۔ موٹر کاروں کے اطرافی لیمپوں عقبی لیمپوں اور سٹاپ لائٹ کی صورت میں بعض خاص پابندیوں کے متعلق احکام جاری کئے گئے ہیں۔ ہیڈ لیمپ لازمی طور پر ڈھپے ہوں۔

۴۔ بھیڑوں اور مویشیوں کے گلہ بانوں کو چاہیئے۔ کہ وہ تاریکی میں اگر جانوروں کی تعداد چار یا اس سے کم ہو۔ تو جانوروں کے آگے۔ اور اگر زیادہ تعداد ہو۔ تو جانوروں کے آگے اور پیچھے دونوں طرف ڈھنپا ہوا۔ اور مدھم کیا ہوا لیمپ رکھیں۔

حکومتِ ہند اور حکومتِ پنجاب ضروری سمجھتی ہے۔ کہ ہوائی حملوں کی یہ مشق جہاں تک ممکن ہو۔ ایک حقیقی ماحول میں کی جائے۔ یعنی اسی قسم کے حالات پیدا کئے جائیں۔ جو حقیقی جنگ میں پیش آسکتے ہیں۔ تاکہ پبلک اور سول حفاظت کے ذمہ دار محکمے اس تجربہ سے قیمتی سبق حاصل کر سکیں۔

ان حالات میں اور خاص کر ان حالات کے پیش نظر جن کی وجہ سے اس قسم کی جنگی مشق کی ضرورت لاحق ہو رہی ہے۔ ہم احباب جماعت سے توقع رکھتے ہیں۔ کہ وہ زیادہ سے زیادہ عملی تجربہ حاصل کرنے اور ہر ممکن امداد دینے کی کوشش کریں گے۔ حقیقی یا مصنوعی زخمیوں کو اٹھا کر محفوظ جگہ میں لے جانا انہیں ضروری طبی امداد دینا۔ ہوائی چھتریوں سے اترنے والوں کی جلد سے جلد اطلاع ذمہ وار افسروں کو دینا یا اور جو کام فوجی یا سول کے افسران لینا چاہیں۔ ان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا ضروری سمجھیں۔ غرض ہوائی حملہ سے بچاؤ کے متعلق ان تمام امور کی زیادہ سے زیادہ واقفیت حاصل کی جائے۔ جو ایسے موقعہ پر کام آسکتے ہیں۔ کیونکہ یہ چیزیں نہایت ضروری اور اپنے فائدہ کے لئے ہیں۔

حکومت نے جن شہروں اور قصبوں میں اندھیرا رکھنے کے متعلق اعلان کیا تھا۔ اگرچہ ان میں قادیان کا نام نہ تھا۔ لیکن مقامی حکام نے اطلاع دی ہے۔ کہ قادیان میں بھی اندھیرا رکھنے کی مشق کی جائے۔ اس پر مجلس خدام الاحمدیہ نے اس کام کو اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے اور مقررہ ایام میں ان تمام ضروری ہدایات پر عمل کرایا جائے گا جو بلیک آؤٹ کے متعلق نافذ ہونگی۔ تاکہ اس بارے میں زیادہ سے زیادہ علم حاصل ہو سکے۔ اور ضرورت کے وقت کام آسکے۔ قادیان کی اہمیت کسی احمدی پر واضح کرنے کی ضرورت نہیں۔ پھر کوئی وجہ نہیں۔ کہ جماعت احمدیہ قادیان کا ہر ایک فرد ہوائی حملہ سے بچاؤ کے متعلق ضروری مشق میں پورا پورا حصہ نہ لے اور اس کے متعلق زیادہ سے زیادہ واقفیت نہ حاصل کرے۔

امید ہے۔ کہ مجلس خدام الاحمدیہ اس اہم کام کو نہایت عمدگی سے سرانجام دے گی۔ اور تمام پبلک نہایت سرگرمی سے اس میں حصہ لے گی۔

اس سلسلہ میں ایک سرکاری مشورہ کا ذکر کرنا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ ان ایام میں حفظ ماتقدم کے طور پر ہر شخص کو اپنے نزدیک ترین رشتہ دار یا کسی دوسرے ایسے شخص کا نام اور پتہ اپنے پاس رکھنا چاہیئے۔ جسے اس کے ہوائی حملہ سے زخمی یا ہلاک ہونے کی صورت میں اطلاع دینا مقصود ہو۔ اس طریق سے سول آبادی کے افراد کو کسی ہوائی حملہ میں زخمی ہونے کی وجہ سے امداد حاصل کرنے کے لئے حق قائم کرنے میں بھی مدد ملے گی۔

قادیان ۵ اخاء ۱۳۲۰ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ساڑھے پانچ بجے شام کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا کے فضل سے کل سے بہتر ہے گو نقرس کا درد صبح کے وقت زیادہ تھا۔ مگر اس وقت کم ہے بخار بھی کم ہے۔ زخم کی حالت اچھی ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی اور حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ علیل ہیں دعائے صحت کی جائے ؛

گزشتہ جمعہ میں حضرت مولوی شیر علی صاحب نے آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کے خسر کا جنازہ پڑھنے کا اعلان کیا تھا۔ مگر وہ پہلے فوت ہو چکے ہیں اب ان کے بھائی امان اللہ خان صاحب فوت ہوئے۔ ان کا جنازہ پڑھا جائے ؛

لنڈن سے درخواستِ دعا

لنڈن ۳ر اکتوبر۔ مولوی جلال الدین صاحب شمس حسب ذیل تار بنام "الفضل" ارسال کرتے ہیں :۔

میاں ایم۔ ایم نسیم حسین صاحب کے بعد میاں محمد لطیف صاحب ابن میاں محمد شریف صاحب ریٹائرڈ ای۔ اے سی۔ انگلینڈ سے مشرق وسطیٰ کے لئے روانہ ہو چکے ہیں۔ وہ احباب سے عاجزانہ التماس کرتے ہیں۔ کہ کم سے کم دو ماہ تک ان کو دعاؤں میں مسلسل یاد رکھیں۔ نیز ان کے بخیریت پہونچنے کے لئے دعا کی جائے ؛
(میاں صاحب ہوائی جہاز کے ذریعہ جنگی خدمات ادا کرنے پر مامور ہیں)

برہمن بڑیہ میں احمدیہ مسلم بنگال کانفرنس

برہمن بڑیہ ۵ر اکتوبر۔ عبد المالک صاحب خادم حسب ذیل تار ارسال کرتے ہیں۔

احمدیہ مسلم بنگال کی ۲۵ ویں سالانہ کانفرنس ۲، ۳، ۴ر اکتوبر کو یہاں منعقد ہوئی۔ آخری تاریخ عورتوں کے لئے تھی۔ جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان صدر تھے۔ بنگال اور آسام کے مختلف حصوں سے ڈیلیگیٹ آئے ہوئے تھے۔ ہمدردی کے پیغام۔ کانفرنس کے مقاصد کی خوبی کا اعتراف مذہبی طور پر لبرل خیالات کی اشاعت اور مختلف اقوام میں خوشگوار تعلقات کے قیام کی خواہش کے پیغام ہز ایکسیلنسی میری ہربرٹ۔ مسٹر نالنی رنجن سرکار سابق منسٹر بنگال اور وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے ممبر جہندر ناتھ موز مدار ایم۔ ایل۔ اے۔ بیرسٹر لیڈر لیبر پارٹی اور بعض دوسرے اکابر کی طرف سے موصول ہوئے ممبران جماعت احمدیہ نے جنگی سرگرمیوں میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کے عزم کا اظہار کیا۔

شاعر عالم ڈاکٹر ٹیگور۔ سر سلیمان۔ مہاراجہ ادھیراج آف بردوان اور مسٹر گورو سودت کی وفات پر اظہار افسوس کا ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ نیز اپنے معزز بھائی سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کے فیڈرل کورٹ کا جج مقرر ہونے پر احباب نے بڑے جوش سے مبارکباد کی قرارداد پاس کی۔ سب مذاہب کے لوگ شامل ہوتے رہے۔ لیڈی کانفرنس کی صدارت عزیز النساء صاحبہ نے کی۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا بلند ترین مقام

"ہم جب انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں تو تمام سلسلہ نبوت میں سے اعلیٰ درجہ کا جوانمرد نبی اور زندہ نبی اور خدا تعالےٰ کا اعلیٰ درجہ کا پیارا نبی صرف ایک مرد کو جانتے ہیں۔ یعنی وہی نبیوں کا سردار رسولوں کا فخر تمام مرسلوں کا سرتاج جس کا نام محمد مصطفےٰ و احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ جس کے زیر سایہ دس دن چلنے سے وہ روشنی ملتی ہے۔ جو پہلے اس سے ہزار برس تک نہیں مل سکتی تھی۔ وہ کیسی کتابیں ہیں جو ہمیں بھی اگر ہم ان کے تابع ہوں مردود اور مخذول اور سیاہ دل کرنا چاہتی ہیں۔ کیا ان کو زندہ نبوت کہنا چاہیئے جن کے سایہ سے ہم خود مردہ ہو جاتے ہیں۔ یقیناً سمجھو کہ یہ سب مردے ہیں۔ کیا مردہ کو مردہ روشنی بخش سکتا ہے۔ یسوع کی پرستش کرنا صرف ایک بت کی پرستش کرنا ہے۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر وہ میرے زمانہ میں ہوتا تو اس کو انکسار کے ساتھ میری گواہی دینی پڑتی۔ کوئی اس کو قبول کرے یا نہ کرے۔ مگر یہی سچ ہے اور سچ میں برکت ہے۔ کہ آخر اس کی روشنی دنیا پر پڑتی ہے۔ تب دنیا کی تمام دیواریں چمک اٹھتی ہیں۔ مگر وہ جو تاریکی میں پڑے ہوں۔ سو آخری وصیت یہی ہے کہ ہر ایک روشنی ہم نے رسول نبی امی کی پیروی سے پائی ہے۔ اور جو شخص پیروی کرے گا وہ بھی پائے گا۔ اور ایسی قبولیت اس کو ملے گی۔ کہ کوئی بات اس کے آگے انہونی نہیں رہے گی۔ زندہ خدا جو لوگوں سے پوشیدہ ہے اس کا خدا ہوگا۔ اور جھوٹے خدا سب اس کے پیروں کے نیچے کچلے اور روندے جائیں گے۔ وہ ہر ایک جگہ مبارک ہوگا۔ اور الٰہی قوتیں اس کے ساتھ ہوں گی۔ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ"

(سراج منیر صفحہ ۸۰۔ ۸۱)

میرے پوتے محبوب احمد عرفانی کا انتقال

۲۸ر ستمبر ۱۹۴۱ء کو ایک بجکر پانچ منٹ پر میرے پوتے اور شیخ محمود احمد عرفانی ایڈیٹر الحکم کے پلوٹھے بیٹے محبوب احمد عرفانی نے بعارضہ ٹائیفائڈ حیدر آباد کے عثمانیہ ہسپتال میں وفات پائی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم عثمانیہ یونی ورسٹی میں ایف۔ اے کلاس میں پڑھتا تھا۔ شیخ محمود احمد صاحب عرفانی میرے تار پر ۲۸ کی صبح ہی کو حیدر آباد پہونچے تھے۔ مرحوم نے ایام علالت میں میرے ہاتھ پر عہد کیا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے شفا دی تو میں اپنی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کرتا ہوں۔ اور اگر موت آگئی تو بھی میں اس عہد وقف کا اجر پاؤنگا۔

ایام علالت میں پورے اطمینان اور صبر کا نمونہ دکھایا۔ اس نے کہا کہ میں اپنی محبوب بستی میں پیدا ہوا تھا۔ اب اس کے باہر مروں گا اور دفن ہوں گا۔ میں نے تسلی دی کہ اللہ تعالےٰ تمہیں اسی محبوب بستی میں لے جائے گا۔ اور اگر واقعہ وفات ہو گیا۔ تو قبر تو وہ ہوتی ہے جس میں اللہ تعالےٰ داخل کرتا ہے۔ اور میں تمہیں قادیان ہی لے جاؤں گا۔ چنانچہ اسے امانتاً دفن کر دیا ہے۔ اس کی زندگی نوجوانوں کے لئے ایک نمونہ کی زندگی ہے۔ میں اس پر پھر لکھوں گا۔ شیخ محمود احمد صاحب خود عرصہ سے بیمار ہیں۔ اور ایک ہونہار نوجوان بیٹے کا صدمہ بہت بڑا صدمہ ہے۔ مگر انہوں نے مجھے کہا کہ اباجی میں خدا کی مشیت اور قضا پر راضی ہوں۔ میرے خاندان کے لئے یہ ایک امتحان ہے۔ اللہ تعالےٰ ہم کو اپنے فضل سے صبر جمیل عطا فرمائے۔ خصوصاً اس کے ماں باپ بھائی بہنوں کو آمین۔ میں برادران ملت سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ اس کا جنازہ غائب پڑھا جائے ؛

خادم عرفانی از سکندر آباد

اِسْمُہٗ اَحْمَدُ کی پیشگوئی کا حقیقی مصداق کون ہے؟

اخبار "پیغام صلح" میں "ینگ مینز احمدیہ ایسوسی ایشن" کے ایک جلسہ کی کارروائی درج کرتے ہوئے بیان کیا گیا ہے۔ کہ ایک غیر مبایع طالب علم نے اسمہ احمد کی پیشگوئی کے حقیقی مصداق پر تقریر کی۔ اور اس نے بدلائل ثابت کیا۔ کہ:-

"بعض لوگوں کا یہ خیال کرنا کہ اس کے مصداق حضرت مرزا صاحب مجدد زمان تھے۔ غلط ہے۔"

اس پیشگوئی پر چونکہ بارہا بحث ہو چکی ہے۔ اس لئے ہم غیر مبایعین کے اس نظریہ کے رد میں تفصیلی مباحث سے قطع نظر کرتے ہوئے انہی کے ایک رکن میر مدثر شاہ صاحب کا ایک حوالہ اس لئے پیش کرتے ہیں۔ کہ وہ اس پر غور کریں۔ کہ ان کا موجودہ عقیدہ کہاں تک درست ہے۔ میر مدثر شاہ صاحب نے اس حوالہ میں جو کچھ لکھا ہے۔ وہ مبایعین و غیر مبایعین کے موجودہ نزاع سے بہت پہلے کی بات ہے۔ بلکہ اُس زمانہ کی بات ہے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام زندہ تھے۔ جماعت میں کوئی اختلاف نہیں تھا۔ اور سچائی بے ساختگی کے ساتھ ان کی زبان قلم پر جاری ہو گئی تھی۔ اگر یہ عقیدہ غلط ہوتا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس پیشگوئی کا مصداق قرار دینا نعوذ باللہ ناجائز ہوتا تو کس طرح ممکن تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یا سلسلہ کے بزرگان میں سے کسی اور بزرگ کی طرف سے اس کی تردید نہ ہوتی۔ اور یہ اعلان نہ کیا جاتا۔ کہ اسمہ احمد کی پیشگوئی کے مصداق کے متعلق میر مدثر شاہ صاحب کی طرف سے جو کچھ لکھا گیا ہے۔ وہ غلط ہے۔ پس اس عقیدہ کے غلط ہونے کی صورت میں ضرور اس کی تردید ہوتی۔ مگر چونکہ کسی نے اس کی تردید نہیں کی۔ اس لئے ماننا پڑتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں یہی سمجھا جاتا تھا۔ کہ اس پیشگوئی کے مصداق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی ہیں۔ بہرحال وہ حوالہ حسب ذیل ہے میر مدثر شاہ صاحب ایک شخص کے جواب میں لکھتے ہیں:-

"قرآن شریف میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہٗ علی الدین کلّہٖ۔ اس آیت کو مفسرین نے حضرت مسیح موعود کے حق میں تسلیم کیا ہے۔ اور اس رسول سے مراد وہی رسول ہے۔ جو اس سے پہلے آیت مبشرًا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد میں مذکور ہے۔ پس ان دونوں آیتوں کو ملانے سے ثابت ہوا۔ کہ مسیح موعود کا نام احمد ہے۔ جس کے مصداق آج جناب مرزا صاحب ہوئے۔ اگر کسی کے دل میں یہ وہم گذرے۔ کہ پہلی آیت مبشرًا برسولٍ یاتی من بعدی اسمہ احمد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حق میں ہے تو ہم کہتے ہیں دلِ ما شاد و چشم ما روشن۔ مشکوٰۃ شریف میں حضرت ابن مسعود رض سے روایت ہے۔ انزل القراٰن علی سبعۃ احرفٍ لکلّ اٰیۃ ظھر وبطنٌ (کتاب العلم ص۳۷) پس قرآن شریف کے رُو سے اس احمد سے کئی احمد مراد ہوں۔ تو ہمارا کیا حرج۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے آیت مبشرًا برسول میں اپنے مثیل کی بشارت دی ہے۔ اور اس کا نام احمد بتایا ہے۔ جب وہ احمد ہوا۔ تو خدا تعالےٰ نے بھی اس کو احمد کے نام سے پکارا۔ دیکھو رسائل اربعہ (یا احمد فاضت الرحمۃ علیٰ شفتیک ص۵۲-۵۵-۵۸)

آخر میں لکھتے ہیں:- اب وقت مسیح موعود اور مقام اور نام تینوں ہی قرآن شریف سے ثابت ہو گئے ہیں۔ اب کوئی شخص مسلمان کہلا کر جناب مرزا صاحب کے دعویٰ مسیحیت سے ہرگز انکار نہیں کر سکتا۔ یہی حق ہے۔ فماذا بعد الحق الا الضلال۔ (الحکم ۳۱ اگست و ۷ ستمبر ۱۹۰۴ء)

یہ حوالہ کسی تشریح کا محتاج نہیں۔ غیر مبایعین کو چاہیئے۔ کہ اس پر غور کریں۔ اور اسمہ احمد کی پیشگوئی کے صحیح مصداق پر متفقہ اپنے موجودہ خیالات [illegible]

بائیبل میں تغیّر و تبدّل کا اعتراف

"عیسائی" معاصر "نور افشاں" (۲۹۔ اگست) نے کیا خوب لکھا ہے۔ کہ:-

"بائیبل ایسی صحت کی حامل نہیں۔ جو غلطی سے پاک ہو۔ لیکن بہت سے لوگ اسی پر مطمئن ہیں۔ کیونکہ مشکلات سے بچنے کا یہ سہل طریقہ ہے۔ گو یقینی طور پر اس سے اور مشکلات پیدا ہو جاتی ہیں۔"

دوسرا عیسائی پرچہ "المائدہ" (ماہ ستمبر) دریافت کرتا ہے:-

"کیا کوئی صاحب اس کا مطلب بتا سکتے ہیں؟"

لیکن ہم نے اس عبارت اور اس سے متعلقہ سوال پر بہت غور کیا۔ ہمیں معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ "المائدہ" کس بات کا مطلب پوچھتا ہے۔ "نور افشاں" کی عبارت سادہ اور سلیس اردو میں ہے۔ پھر اس کا مطلب سمجھنے کے لئے دوسروں کی امداد کی ضرورت ہی کیا ہے۔

بہرحال چونکہ پوچھا گیا ہے۔ اس لئے بتایا جاتا ہے۔ کہ جس حقیقت کو عیسائیوں نے برسوں چھپائے رکھنے کی کوشش کی اور جس کے خلاف وہ سالہا سال تک دوسروں کے ساتھ مناظرے اور مباحثے کرتے رہے اب تو ماننے ان کو اس کے اقرار پر مجبور کر دیا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عیسائیت پر ایسی کاری ضرب لگائی ہے۔ اور آپ کے پیدا کردہ لٹریچر کی روشنی میں جماعت احمدیہ نے بائیبل کی عدم صحت کو اس طرح واضح کر دیا ہے۔ کہ عیسائیوں کو بھی کم سے کم انصاف پسند عیسائیوں کو بھی اب اس سے انکار کرنے کی کوئی گنجائش نہیں رہی۔ اور وہ اس کے اعتراف پر مجبور ہو رہے ہیں۔

البتہ معاصر "نور افشاں" کا یہ کہنا کہ بائیبل کی ایسی مجروح پوزیشن کے باوجود بہت سے لوگ اسی پر مطمئن ہیں۔ کیونکہ مشکلات سے بچنے کا یہ سہل طریقہ ہے۔ کیونکہ "یقینی طور پر اس سے اور مشکلات پیدا ہو جاتی ہیں۔" غور طلب ہے۔ یہ مشکلات کونسی ہیں۔ یہی کہ عیسائیت اس کی تعلیم اور اس کی کتاب پر جرح اور معقول اعتراضات۔ اور خود ان کے مسلمات کے رو سے ان کی تردید ہیں۔ اس سے یہی ثابت ہے۔ کہ اب تک جو عیسائی صاحبان بائیبل کو تغیر و تبدل سے پاک کہنے پر اصرار کرتے رہے۔ تو وہ بھی درحقیقت ان مشکلات سے بچنے کے لئے ہی تھا۔

مجالس خدام الاحمدیہ

مجلس خدام الاحمدیہ کی مرکزی عمارت کے لئے چندہ کی فراہمی کی تحریک گذشتہ چھ ماہ سے شروع ہے۔ "الفضل" میں متعدد اعلانات اور تحریکات کے علاوہ بعض مجالس بیرون کے ذمہ بعض رقوم معین کی گئی تھیں۔ اور اس کی فراہمی کے لئے مفصل ہدایات ان کو ارسال کی گئی تھیں۔ اس کے علاوہ اس عرصہ میں متعدد بار بذریعہ خطوط ان کو اس امر کی طرف توجہ دلائی گئی تھی۔ کہ وہ جلد از جلد رقوم فراہم فرما کر مرکز میں ارسال فرمائیں۔ اور اس بارہ میں اپنی مساعی کی رپورٹ مرکز کو اطلاعًا تحریر کرتی رہیں۔ مگر افسوس کہ مندرجہ ذیل مجالس نے خلاف توقع یا تو مطلقًا بالکل توجہ نہیں فرمائی۔ اور اگر کوئی کوشش بھی کی گئی ہے۔ تو مرکز کو اس کی صحیح طور پر اطلاع نہیں کی گئی۔ مجالس خدام الاحمدیہ حیدر آباد دکن۔ سکندر آباد۔ انبالہ شہر۔ سیالکوٹ شہر۔ کاٹھ گڑھ۔ کلکتہ۔ جموں۔ سرگودھا۔ کراچی۔ احمد آباد سندھ۔ بھاگلپور۔ شیخوپورہ۔ لائل پور۔ ڈالا رنگون۔ ممباسہ۔ نیروبی۔ دارالسلام۔ امید ہے۔ مجالس مندرجہ بالا جلد ہی تحصیل چندہ سے متعلق اپنی مساعی کی اطلاع شعبہ ہذا کو ارسال فرمائیں گی۔ تا کہ مرکز کو یہ معلوم ہو سکے۔ کہ ان کی کوشش کس حد تک بارآور ہو سکتی ہے اور کس قدر چندہ فراہم ہو سکتا ہے۔ ملک عطاء الرحمٰن مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

تزلزل در ایوانِ کسریٰ فتاد

بعض مخالفین کی طرف سے جن میں ان کے علماء بھی شامل ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مندرجہ بالا الہام پر یہ اعتراض کیا گیا ہے۔ کہ سابق شاہِ ایران رضا شاہ پہلوی جن کی تخت سے دستبرداری پر احمدی الہام زیربحث کا اطلاق کرتے ہیں۔ وہ چونکہ کسریٰ نہیں کہلاتے تھے۔ اس لئے ان پر اس الہام کا چسپاں کرنا درست نہیں۔ مگر یہ اعتراض دراصل تاریخ اور زباندانی سے واقفیت نہ رکھنے کی وجہ سے کیا گیا ہے۔ تاریخی طور پر ثابت ہے کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں شاہِ ایران کا لقب کسرےٰ تھا۔ پھر جب مسلمانوں کے زمانے میں ایران فتح ہوگیا۔ اور کسرےٰ کے خزانوں کی چابیاں مدینہ منورہ میں پہونچیں۔ تو ایران خلافت اسلامیہ کا ایک جزو بنا رہا۔ لیکن جب خلافت اسلامیہ کو زوال آیا تو ایران ایک خودمختار اسلامی سلطنت بن گئی۔ اس وقت سے بے شک شاہانِ اسلام جو ایران کے حکمران ہوئے کسرےٰ نہیں کہلاتے تھے۔ لیکن وہ کسرےٰ کے جانشین ضرور تھے۔ اور کسرےٰ کے ملک پر حکومت ضرور کرتے تھے۔ اس لئے استعارہ کے طور پر اگر الہام الٰہی میں ان کو کسرےٰ کہا گیا تو جائے اعتراض نہیں۔ زبان کا یہ محاورہ آج کل بھی مستعمل ہے۔ دیکھو دارا جو اسلام سے پہلے ایران کا ایک مقتدر بادشاہ تھا۔ اور جس کو سکندر اعظم کے مقابلہ میں شکست ہوئی۔ اور وہ مارا گیا تھا۔ اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ ۲۰ ستمبر ۱۹۴۱ء لاہور نے رضا شاہ پہلوی کو اس کا جانشین قرار دیتے ہوئے لکھا ہے۔

"How Colonel Reza Khan Came to wear the Crown of Darrius & assumed the title of Reza Shah pelhvi is recent history."

یعنی کس طرح کرنیل رضا خان نے دارا کا تاج زیب سر کیا۔ اور رضا خان سے رضا شاہ پہلوی بن گئے۔ یہ ابھی کل کی بات ہے۔

پس اگر رضا شاہ پہلوی دارا کا تاج اپنے سر پر رکھ کر اس کے جانشین کہلا سکتے ہیں۔ جو اسلام سے بہت پہلے کا ایک بادشاہ تھا تو کیوں کسرےٰ کے جانشین نہیں کہلا سکتے۔ جو بہت بعد کے بادشاہ تھے۔ پس "تزلزل در ایوان کسرےٰ فتاد" یعنی شاہ ایران کی حکومت میں زلزلہ آگیا۔ جو کسرےٰ کا قائمقام ہے بالکل درست ہے۔ اور جس پیشگوئی پر مشتمل ہے۔ وہ بیشک پوری ہوگئی ؀

خاکسار:۔ علی محمد بی۔ اے۔ بی۔ ٹی قادیان

تفسیر کبیر کا پہلا ایڈیشن ختم

احباب کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ تفسیر کبیر کا پہلا ایڈیشن ختم ہوچکا ہے لہذا افسوس ہے۔ کہ اب آرڈر دینے والے دوستوں کے ارشاد کی تعمیل نہ ہو سکے گی۔ جن دوستوں نے تفسیر کبیر کی قیمت کا کچھ حصہ ادا کرکے اسے ریزرو کرلیا ہے۔ ان کی خدمت میں عرض ہے کہ ایک ماہ تک یعنی ماہ رمضان کے آخر تک بقیہ قیمت ادا کرکے کتاب حاصل کریں۔ ورنہ اس کے بعد کتاب زیادہ دیر تک ان کی انتظار میں ریزرو نہیں رکھی جاسکے گی۔ جن اصحاب کو بالاقساط قیمت ادا کرنے کی منظوری دی ہوئی ہے وہ بھی جلدی کریں۔ اور بقایا رقم ادا کرکے کتاب حاصل کریں۔

انچارج تحریک جدید قادیان

تقرر عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل اصحاب کو حسب ذیل جماعتوں کے لئے ۳۰ اپریل ۱۹۴۴ء تک عہدہ دار مقرر کیا جاتا ہے۔ (ناظر اعلیٰ)

جاگووال چھاؤڑیاں گورداسپور

سیکرٹری مال۔ چودہری جان محمد صاحب میلوان
" تبلیغ۔ " شرف دین صاحب داراپور
نائب سیکرٹری تبلیغ۔ چودہری محمد طفیل صاحب چھاؤڑیاں
سیکرٹری تعلیم وتربیت۔ مولوی میر ولی صاحب داراپور
سیکرٹری تحریک جدید۔ چودہری علم دین صاحب پسوال
نائب سیکرٹری تحریک جدید۔ چودہری علی بخش صاحب چھاؤڑیاں

میادی نالوں سیالکوٹ

پریذیڈنٹ۔ چودہری رحمۃ اللہ صاحب (کلاں)
سیکرٹری تبلیغ۔ " " " (خورد)
" مال۔ " مہر الدین صاحب
" امور عامہ۔ " بابا اللہ دتا صاحب
" تعلیم وتربیت۔ " علی محمد صاحب
" ضیافت۔ " حسین بخش صاحب

پشاور (شہر و صدر)

سیکرٹری مال۔ مرزا عبدالمجید خانصاحب
" تبلیغ۔ مرزا شمس الدین صاحب
" تالیف وتصنیف۔ " "
" نشر واشاعت۔ " "
" ضیافت۔ " "
اسسٹنٹ سیکرٹری تبلیغ۔ مولوی عبدالکریم صاحب
سیکرٹری تعلیم وتربیت۔ حکیم مرغوب اللہ صاحب
" تحریک جدید، مال۔ " " "
" وصایا " " " "
" تحریک جدید عام۔ ارباب محمد عجب خانصاحب
" امور عامہ۔ مولوی خلیل الرحمٰن خانصاحب
" امور خارجہ۔ چودہری محمد کرامت اللہ صاحب
سیکرٹری اصلاح مابین۔ مولوی عبدالکریم صاحب
محاسب۔ مرزا عبدالرحمٰن صاحب
آڈیٹر۔ مرزا محمد خواص خان صاحب
امین۔ میاں مظفر الدین صاحب

کورا۔ بنگال

سیکرٹری مال۔ ڈاکٹر فضل الرحمٰن صاحب بھویاں

بشنوپور (بنگال)

پریذیڈنٹ۔ ماسٹر وزیر علی صاحب
سیکرٹری۔ رکن الدین صاحب بھویاں

نتائی (بنگال)

پریذیڈنٹ۔ مولوی رفیق اللہ شیکدار صاحب
سیکرٹری۔ منشی عبدالکبیر صاحب

شیخ محمدی (پشاور)

پریذیڈنٹ۔ عبدالغنی صاحب
امین " "
سیکرٹری مال۔ منیر احمد صاحب
محاسب۔ " "

راولپنڈی

نوٹ۔ مندرجہ ذیل تبدیلیاں ہوئی ہیں۔
آڈیٹر۔ ڈاکٹر محمد حسین خان صاحب
سیکرٹری تحریک جدید۔ مرزا بشیر احمد صاحب
" مال تحریک جدید۔ ملک بشیر احمد صاحب
" امور عامہ۔ سیٹھ کریم بھائی صاحب
" ضیافت۔ ماسٹر عنایت اللہ صاحب
محصل برائے شہر۔ مولوی غلام محی الدین صاحب

کوئٹہ

تبدیلی ہوئی ہے
سیکرٹری مال۔ محمد اسمٰعیل صاحب معتبر

ملتان

صدر۔ شیخ فضل الرحمٰن صاحب اختر
نائب صدر۔ چودہری محمد حسین صاحب
سیکرٹری تعلیم وتربیت۔ " " "
" مال۔ بابو غلام حسن خان صاحب
" وصایا۔ " " " "
" امور عامہ۔ ملک شیر محمد صاحب مجوکہ
" امور خارجہ۔ منشی محمد بخش صاحب
سیکرٹری نشر واشاعت۔ ماسٹر شیخ محمد عبداللہ صاحب مقرب

کھڑگپور۔ (بنگال)

پریذیڈنٹ۔ چودہری محمد فضل خان صاحب
سیکرٹری تبلیغ۔ مولوی خواجہ محکم دین صاحب
سیکرٹری مال۔ چودہری محمد اسمٰعیل صاحب
" تعلیم وتربیت۔ مولوی سخاوت خانصاحب

دیوا سنگھ والہ وباگڑ سرگانہ (ملتان)

پریذیڈنٹ۔ مہر محمد یار صاحب نمبردار

سکرٹری مال — مہر محمد یار صاحب نمبردار
محاسب — میاں اللہ رکھا صاحب
امین — " محمد امین صاحب
محصلین — " غلام محمد صاحب
" میاں محمد امین صاحب

سکرٹری تعلیم و تربیت — میاں اللہ رکھا صاحب
" تبلیغ — " غلام محمد صاحب
" امور عامہ — مہر محمد یار صاحب نمبردار

علی پور کھیڑہ (ضلع مین پوری)

جنرل سکرٹری — مولوی حکیم الدین صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت — قاضی شاد بخت صاحب
" مال — قاضی امام الدین صاحب
" تبلیغ — قاضی ظہیر الدین صاحب
" امور عامہ — قاضی تجمل حسین صاحب

وصیاتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کردے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۵۹۴۹:۔ میاں اللہ بخش خاں ولد میاں فقیر اللہ خاں صاحب قوم مغل چغتائی پیشہ ٹھیکیداری عمر تقریباً ۸۰ سال تاریخ بیعت $\frac{6}{08}$ ۲۶ ساکن دارالفتوح قادیان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{9}{41}$ ۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ ایک مکان رہائشی واقعہ پکھو کے متریاں ڈاکخانہ ڈیرہ بابا نانک مالیتی ۱۰۰ روپیہ ہے۔ سفید زمین $\frac{3}{4}$ ۳ مرلہ مالیتی ۵۰ روپے ہے۔ جو متذکرہ بالا گاؤں میں ہے۔

نوٹ ۱:۔ اپنی متذکرہ بالا غیر منقولہ جائیداد کا $\frac{1}{8}$ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان بصیغہ وصیت وقف کرتا ہوں۔ اور یہ بھی عرض کرتا ہوں کہ اگر میرے مرنے کے بعد میری اور کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی $\frac{1}{8}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔
نوٹ ۲:۔ میری ماہوار آمدنی اسوقت کوئی نہیں ہے اگر میں اپنے اس بڑھاپے میں کوئی آمدنی کر سکا۔ تو اس کا بھی $\frac{1}{8}$ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرونگا۔ العبد:۔ اللہ بخش خاں بقلم خود و نشان انگوٹھا اللہ بخش خاں۔ گواہ شد:۔ میاں عبدالحمید موصی ۳۹۲۷۔ گواہ شد: محمد افضل خاں موصی ۵۳۵۷ پسر موصی۔

ایک نہایت اہم سرکاری نیلام

بھائی بھگوان سنگھ ولد بھائی گوردت سنگھ مالک فرم بھگوان سنگھ گوردت سنگھ واقع کوپر روڈ امرتسر ڈگریدار بنام بھائی بلونت سنگھ ولد بھائی اُجے سنگھ رام گڑھیا بیرون دروازہ ہال مالک پرل ٹاکیز مدیون بذریعہ اس اشتہار کے ہر خاص و عام کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ دو نہایت قیمتی جائیدادیں بہ تفصیل ذیل واقعہ امرتسر حسب الحکم جناب شیخ اعجاز احمد صاحب کمرشل سب جج درجہ اوّل باجرائے ڈگری ڈگریدار مبلغ ۶۳۱۷۹/۹/۳ روپے و سود آئندہ از $\frac{10}{41}$ ۱۳ تا وصولی۔ بشرح ۳ روپے سینکڑہ سالانہ بتاریخ $\frac{10}{41}$ ۱۰ برسر موقعہ اور بتاریخ $\frac{10}{41}$ ۱۱ احاطہ عدالت میں دس بجے صبح سے چار بجے شام تک بذریعہ نیلام عام فروخت کریں گے۔ جس کسی کو خرید کرنا منظور ہووے تاریخ مقررہ و وقت مقررہ پر پہنچ کر بولی دے کر خرید کرے۔

تفصیل جائیداد و حدود اربعہ

منڈوہ موسومہ "نیو پرل ٹاکیز" واقعہ بیرون دروازہ ہال امرتسر نمبر خانہ شماری $\frac{1500}{11}$ تا ۱۵۱۵ ۲ دوکانات و چاہ و طویلہ و دیوار واحد ملکیت مدیون

شمال:۔ مکانات لالہ الیشرداس۔ جنوب:۔ زمین میونسپل کمیٹی امرتسر۔ مشرق:۔ دروازہ مکان و راستہ عبر کلر روڈ۔ مغرب:۔ گندہ نالہ۔ کرایہ ماہوار:۔ ۱۰۰۰ روپیہ۔

طول ۱۱۱ فٹ ۶ انچ۔ عرض:۔ ۲۱۸ فٹ ۶ انچ۔ عقب:۔ ۲۴۳ فٹ

جائیداد ہذا قبل ازیں رہن ہے۔ تفصیل رہن و دیگر ضروری شرائط مشتہر سے دریافت کی جاسکتی ہیں۔ جو موقعہ پر سنائی جائینگی۔ (۲) ایک حویلی اڑھائی منزلہ نمبر خانہ شماری $\frac{919}{3}$ تا $\frac{926}{3}$ امرتسر کٹڑہ جلے والیاں ملکیتی پسران شمال سڑک عام۔ جنوب۔ دوکان تیرتھ رام۔ مشرق سڑک عام و دروازہ حویلی۔ مغرب دوکان کبیر سنگھ طول شمال ۴۵ فٹ ۶ انچ۔ جنوب ۷۷ فٹ ۰ انچ۔ عرض مشرق ۱۱۰ فٹ۔ مغرب ۱۲۲ فٹ کرایہ ماہوار ۴۰ روپے۔ جملہ شرائط مشتہر سے دریافت کی جاسکتی ہیں جو موقعہ پر سنائی جائینگی۔

المشتہر:۔ میاں عطاء اللہ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی پلیڈر انیڈ کورٹ آکشنر امرتسر

وی پی وصول کرلئے جائیں

حسب اعلانات سابقہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۴۱ء کو ان احباب کے نام جن کا چندہ ۲۰ اکتوبر تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ وی۔پی ارسال کردیئے جائیں گے جن احباب کی طرف سے چندہ وصول ہوچکا ہے۔ یا ادائیگی کے متعلق اطلاع آچکی ہے۔ ان کے وی۔پی روک لئے گئے ہیں۔ اور دس اکتوبر تک روکے جاسکیں گے۔ وعدہ کرنے والے اصحاب حسب وعدہ جلد سے جلد رقم ارسال فرمادیں۔ دوسرے تمام احباب کا فرض ہے۔ کہ وی۔پی۔ وصول فرمائیں۔ موجودہ حالات میں جب کہ کاغذ کی گرانی نے کمریں توڑ رکھی ہیں۔ وہی شخص بے اعتنائی برت سکتا ہے۔ جس کے سینہ میں حساس دل نہیں۔ (منیجر)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۴ر اکتوبر۔ کل نو بجے شب ہٹلر نے یوکرین سے واپس آکر برلن میں ایک تقریر کی۔ جس میں اس نے کہا۔ میں برطانیہ سے لڑنا نہ چاہتا تھا۔ بلکہ پولینڈ کی فتح کے بعد بھی میں نے صلح کی پیشکش کی۔ جسے ٹھکرا دیا گیا۔ اسی طرح میں روس کے ساتھ بھی نہ لڑنا چاہتا تھا۔ بلکہ اس کے ساتھ دوستی پیدا کی۔ مگر وہ برابر جرمنی پر حملہ کی تیاریاں کرتا رہا۔ اس لئے میں نے مناسب سمجھا۔ کہ حملہ میں ابتداء کی جائے یہ فیصلہ میری زندگی میں مشکل ترین فیصلہ تھا اب روس کی طاقت کا خاتمہ ہو چکا ہے ہم ۲۵ لاکھ روسی سپاہی قید کر چکے ہیں۔ بیس ہزار توپیں۔ اٹھارہ ہزار ٹینک اور ۱۶½ ہزار ہوائی جہاز برباد کر چکے ہیں۔ گذشتہ ۴۸ گھنٹوں سے روسی محاذ پر جو لڑائی شروع ہو چکی ہے۔ وہ عظیم ترین لڑائی ہے اور مشرق میں دشمن کو شکست دینے میں ہمارے لئے ممد ہوگی۔ اس نے کہا۔ اگر روس کا خطرہ نہ ہوتا۔ تو ماہ اگست میں برطانیہ کے ساتھ قطعی فیصلہ ہو چکا ہوتا۔ یہ جنگ آئندہ سو سال کے لئے دنیا میں امن و امان قائم کردیگی۔ اس نے یہ بھی کہا۔ کہ جرمنی اور جاپان کے تعلقات روز بروز مستحکم تر ہوتے جا رہے ہیں۔

لنڈن ۴ر اکتوبر۔ برطانیہ اور جرمنی کے مابین آج چند گھنٹوں کیلئے عارضی صلح قرار پا رہی تھی۔ تا پندرہ سو جنگی قیدیوں کا تبادلہ کیا جائے۔ جرمن جہاز برطانی قیدیوں کو لے کر ساحل فرانس سے اور برطانی جہاز جرمن قیدیوں کو لے کر ساحل انگلستان سے بیک وقت روانہ ہونے والے تھے۔ اور ان کے سفر کے دوران میں چینل میں کامل امن و امان قائم رکھنے کا دونوں فریق نے یقین دلایا تھا۔ مگر برطانی گورنمنٹ نے ایک تازہ اعلان میں بتایا ہے۔ کہ آخری مرحلہ پر جرمن گورنمنٹ نے چونکہ یہ مطالبہ پیش کر دیا۔ کہ جنگی قیدیوں کے ساتھ نظر بند شہریوں کا بھی تبادلہ کیا جائے اور برطانی گورنمنٹ نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔ اس لئے یہ ساری سکیم رہ گئی۔

لنڈن ۴ر اکتوبر۔ انقرہ کی ایک خبر مظہر ہے۔ کہ روس نے ترکی کی حکومت کو مطلع کیا ہے۔ کہ وہ آئندہ اسے تیل سپلائی نہ کر سکیگا۔

لنڈن ۴ر اکتوبر۔ امریکن سفیر مقیم ماسکو نے تسلیم کر لیا ہے۔ کہ روسی گورنمنٹ کے سٹاف کا بیشتر حصہ ماسکو چھوڑ گیا ہے اور بہت تھوڑا حصہ یہاں موجود ہے۔ باقی سٹاف تاتار کے پرانے صدر مقام "کازان" منتقل ہو چکا ہے۔ جو یورال کے مغرب میں قریباً چار سو میل کے فاصلہ پر ہے۔ لنڈن میں مقیم روسی سفیر نے ایک تقریر میں کہا۔ کہ اگر ماسکو میں ہمیں شکست ہوئی تو ایسی آفت بپا ہو گی۔ جس کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ تاہم ایسی حالت میں بھی ہم یورال کی فیکٹریوں میں تیار شدہ اسلحہ کی مدد سے لڑائی جاری رکھیں گے۔

لنڈن ۴ر اکتوبر۔ جرمن ہائی کمانڈ نے لینن گراڈ کے جرمن کمانڈر کو ہدایت کی ہے کہ اس شہر کو جلد از جلد سر کیا جائے۔ تازہ کمک بھی بھیجی گئی ہے۔ جنوب کی طرف جرمن فوجیں چودہ میل کے فاصلہ پر ہیں۔ بڑی گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے۔ بی۔ بی سی کی اطلاع ہے۔ کہ جنوبی محاذ پر روسیوں نے زبردست جوابی حملے شروع کر رکھے ہیں۔ روسیوں نے لینن گراڈ ایریا میں ایک شہر پر قبضہ کا دعوے کیا ہے۔ مگر اس کا نام نہیں بتایا۔ جرمن خارکوف اور اس کے معدنی علاقہ پر قبضہ کی زبردست کوشش کر رہے ہیں اور وہ گو تا حال کریمیا میں داخل نہیں ہوئے مگر خاکنائے پیری کوف کے آخری سرے تک جا پہنچے ہیں۔ روسیوں کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے اڈیسہ کے محاذ پر رومانوی فوج کے دو ڈویژن بالکل تباہ کر دیئے ہیں۔ روسی اعلان میں رائل ایر فورس کے دستوں کی کامیاب امداد کا اعتراف کیا گیا ہے۔

شملہ ۴ر اکتوبر۔ مشہور جنگی مبصر میجر ایلن مرے کی رائے ہے۔ کہ جرمن سکیم یہ ہے۔ کہ روسی عوام کے حوصلے پست کرنے کیلئے ماسکو پر تین طرف سے چڑھائی کی جائے۔ روس کو سامان جانے کے تین رستے ہیں۔ بحیرۂ ابیض۔ ولاڈی واسٹک اور ایران۔ پہلے دو تو نومبر میں بند ہو جائینگے تیسرا کھلا ہوگا۔ برطانیہ اور امریکہ کو چاہیئے کہ جلد از جلد امداد مہیا کریں۔

لنڈن ۴ر اکتوبر۔ ملکہ معظمہ کے بھتیجے یعنی لارڈ گلیمس کے سب سے بڑے بیٹے آنریبل جان پیٹرک کے متعلق یہ یقین ہو چکا ہے۔ کہ وہ وسطی مشرق کی جنگ میں ہلاک ہو گئے ہیں۔

شملہ ۴ر اکتوبر۔ کمانڈر انچیف افواج ہند جنرل ویول اپنا دورہ مکمل کر کے واپس ہندوستان پہنچ گئے ہیں۔

لاہور ۴ر اکتوبر۔ بٹالہ کے سکھ حلقہ کے ضمنی انتخاب کے مقابلہ میں جو سر سندر سنگھ کی وفات سے خالی شدہ جگہ کے لئے سر موصوف کے فرزند سردار کرپال سنگھ صاحب اور اکالی امیدوار سردار گوربخش سنگھ صاحب پلیڈر گورداسپور کے مابین ہوا تھا۔ اکالی امیدوار ۹۴۹ ووٹوں کی زیادتی سے کامیاب ہو گیا۔

واشنگٹن ۴ر اکتوبر۔ اس سال کے پہلے نو ماہ میں امریکن فیکٹریوں نے ۱۲۵۱۰ جنگی ہوائی جہاز تیار کئے ہیں۔ صرف ماہ ستمبر میں ۱۸۷۵ ہوائی جہاز تیار ہوئے ہیں۔ امریکہ کے محکمہ بحر نے یکم ستمبر سے ۳ر اکتوبر تک ۲۶ نئے جہاز سمندر میں اتارے ہیں۔ اور ابھی بارہ اور تیار موجود ہیں۔

قاہرہ ۴ر اکتوبر۔ مشرق وسطیٰ کی برطانی کمانڈ کا اعلان مظہر ہے۔ کہ ہمارے توپ خانہ نے طبروق کے مشرقی علاقہ میں کئی کامیاب حملے کئے۔

کوئٹہ ۴ر اکتوبر۔ آج پھر نو بجکر ۵ منٹ پر زلزلہ کے جھٹکے پندرہ سیکنڈ تک محسوس ہوتے رہے۔ ساتھ خوفناک آوازیں بھی آ رہی تھیں۔ مکانات ہل گئے۔ اور لوگ گھبرا کر گھروں سے نکل آئے

شملہ ۴ر اکتوبر۔ سنٹرل اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں دو سرکاری بل پیش ہوں گے۔ ایک کا مقصد یہ ہے۔ کہ تمام تجارتی اداروں حتیٰ کہ ہوٹلوں اور ریسٹورنٹوں کے ملازموں کو بھی ہفتہ میں ایک روز کی چھٹی ہونی چاہیئے۔

شملہ ۴ر اکتوبر۔ سنگاپور سے آمدہ تار مظہر ہے۔ کہ مسٹر ڈف کوپر اگلے ہفتہ یہاں پہنچ رہے ہیں۔ ڈیفنس کونسل کی میٹنگ بھی ان ایام میں ہو گی۔ جسمیں وہ شرکت کر سکیں گے۔ سپلائی ممبر سے ملکر آپ ہندوستان کی جنگی سرگرمیوں کا بھی جائزہ لیں گے۔

واشنگٹن ۴ر اکتوبر۔ آج لارڈ ہیلی فیکس نے ایک بیان میں کہا۔ کہ ہٹلر نے اپنی تقریر میں محض جرمن عوام کے حوصلے بلند رکھنے کی کوشش کی ہے وقت آنے والا ہے۔ جب برطانیہ نازی یورپ پر حملہ کر دیگا۔ جرمن جہاز اور آبدوزیں قریب سے ہی آکر بحر اوقیانوس میں اتحادیوں کے جہاز تباہ کر دیتی ہیں

لنڈن ۴ر اکتوبر۔ محکمہ جنگ کا ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ جرمنی میں تین سو پنجابی مسلمان جنگی قیدی ہیں۔ یہ نظر بندوں کے کیمپ میں ہیں۔ ان سے زیادہ تر سڑکیں بنانے۔ کاغذ بنانے اور رنگ و روغن کے کارخانوں میں کام لیا جاتا ہے جرمن پہرے داروں کے ساتھ ان کے تعلقات بہت اچھے ہیں۔

طہران ۴ر اکتوبر۔ ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ نئے بادشاہ نے ایک کروڑ ریلز (ایرانی سکہ) تعلیم کیلئے مخصوص کیا ہے اس سے کم سے کم ۵ لاکھ ریلز آمد ہوگی جس سے ٹیچروں کی تنخواہوں میں اضافہ کیا جائے گا۔

لنڈن ۴ر اکتوبر۔ ایک جرمن آبدوز نے بحر اٹلانٹک میں ایک اور امریکن جہاز کو غرق کر دیا ہے۔ جس کا وزن ۷½ ہزار ٹن تھا۔ اور کیپ ٹاؤن و امریکہ کے درمیان سفر کر رہا تھا۔

لنڈن ۴ر اکتوبر۔ ٹرکش گورنمنٹ نے رومانیہ سے کچھ تیل طلب کیا تھا۔ مگر اس نے مہیا کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر :- غلام نبی